تحقیق نگار سوتے وقت بھی اس بیاض کو اپنے آپ سے جدا نہ کرے، اس لیے کہ افکار کی آمد کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب انسان سونے کے لیے بستر پر دراز ہوتا ہے تو افکار و خیالات کا ایک تانتا بندھ جاتا ہے اور نت نئے نکات کا درود شروع ہو جاتا ہے۔ اب اگر صبح کے انتظار میں انہیں لکھے بغیر یوں ہی چھوڑ دیا جائے تو بسا اوقات وہ پردۂ نسیان کے پیچھے غائب ہو جاتی ہیں۔ نیند سے اٹھنے کے بعد بھی اسی طرح کی کیفیت پیش آتی ہے، اس لیے یہ چھوٹی یادداشت سرہانے دھری رہنی چاہئے تاکہ بعد میں کفِ افسوس نہ ملنا پڑے۔

۸۔ تحقیق نگار کو چاہئے کہ ہر حوالے اور اقتباس کو الگ الگ صفحہ پر لکھے، تاکہ بوقتِ ضرورت اس صفحے کو فائل میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا آسان ہو۔

۹۔ تحقیق نگار صفحے کے ایک جانب لکھے اور دوسری جانب کو خالی چھوڑ دے تاکہ بعد میں سامنے آنے والی نئی باتوں کو پشت پر لکھا جا سکے۔ اس صورت میں ضروری ہے کہ تیر کا نشان بنا کر صفحے کی پشت کی طرف اشارہ کر دیا جائے اور ساتھ یہ عبارت بھی درج کر دی جائے: ”صفحہ کی دوسری جانب ملاحظہ فرمائیے“ تاکہ ضرورت کے وقت دوسری جانب دیکھنا بھول نہ جائے۔

۱۰۔ اگر دو صفحات کے درمیان ایک صفحہ بڑھانے کی ضرورت پڑ جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ اضافی صفحے کو پن کے ساتھ جوڑ کر اصل صفحے پر مثلاً ۳۰ الف اور اضافی صفحے پر ۳۰ ب لکھ دیا جائے، تاکہ ان کے جدا ہو جانے کی صورت میں تلاش کرنا آسان ہو۔

۱۱۔ تحقیق نگار کو چاہے کہ کتابوں سے اخذ کردہ اقتباسات اور اپنے غور و فکر کا حاصل جسے ”تعلیقات“ کہتے ہیں، کے درمیان واضح طور پر امتیاز قائم کرے۔ ہر اقتباس سے پہلے اور بعد اپنی تمہید اور تبصرہ کے ذریعے موضوع پر اپنی گرفت کا اظہار کرے تاکہ اس کا مقالہ محض اقتباسات کا پلندہ نہ ہو، بلکہ اس میں مقالہ نگار کی محنت اور انفرادیت جھلک رہی ہو۔

www.alghanipublisher.com